

سے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ یعنی مرزا نے محبوب کے نقش قدم کو بہشت کی ایسی کیاری سے تشبیہ دی، جس کا دامن پھولوں سے بھرا ہوا ہو۔

۲۔ لغات۔ دل آشفگان : آشفۃ دل، وہ لوگ جن کے دل محبت سے پریشان ہوں۔ عشاق۔

خالِ کنجِ دہن : وہ تل، جو دہن کے کسی ایک سرے پر ہو۔
 شرح : شعر کا پورا مضمون شاعروں کے اس مبالغہ آمیز تصور پر مبنی ہے کہ محبوب کا دہن تنگی کے سبب معدوم ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ جو لوگ تیرے دہن کے سرے کے تل کی محبت میں دل کھو بیٹھتے ہیں، وہ اپنے دل کے سیاہ نقطے میں عدم کی سیر کرتے ہیں۔

چونکہ دہن ناپید ہے، اس لیے اسے عدم قرار دیا۔ تل کو سویدا سے مناسبت ہے۔ لہذا سویدا میں بیٹھ کر عدم کی سیر ہو رہی ہے۔

۳۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”اس کے ایک معنی تو یہی ہیں کہ تیرے سر و قامت سے فتنہ قیامت کمتر ہے، دوسرے یہ معنی بھی ہیں کہ تیرا قد اسی میں سے بنایا گیا ہے، اس لیے وہ ایک قد آدم کم ہو گیا۔“

قامت، قیامت، سر و قد، فتنہ وغیرہ الفاظ کی مناسبت ظاہر ہے۔ دیکھیے چھوٹی سی بحر کے شعر میں بھی دو معنی پیدا کر لیے اور کم سے کم لفظوں میں بھی شعر کو بے لکھ پلو دار بنا دیا۔ یہ کمالات غور و فکر اور ریاضت سے حاصل نہیں ہوتے۔ یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

۴۔ لغات۔ آئینہ دار می : آئینہ سامنے رکھنا۔ شعر میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ آئینہ سامنے رکھ کر اس میں محو ہو جانا۔

شرح : اے آئینہ سامنے رکھ کر اپنے حسن و جمال میں محو ہو جانے والے محبوب ! ذرا یہ بھی تو دیکھ کہ ہم تجھے کس ذوق و شوق سے دیکھ رہے ہیں۔